سوال

(210)استحاضہ والی عورت نماز کس طرح پڑھے ؟

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا استحاضہ والی عورت کےلیے یہ کافی ہے کہ وہ اپنی شرمگاہ کو دھولے اور لنگوٹ باندھ لے اور نماز کےلیے وضو کرلیا کرے یا اسے ہر نماز کےلیے جنابت کی طرح غسل کرنا ہوگا۔۔؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

استحاضہ والی عورت پر واجب ہے کہ حیض کے ایام ختم ہونے پر ایک بار غسل کرلے، اس کے بعد اس پر غسل واجب نہیں ہے حتیٰ کہ پھر وہی دن آجائیں۔ دونوں میں (جن میں کہ اسے استحاضہ آتا رہتا ہے) ہر نماز کےلیے وضو کرلیا کرے۔ (یہ اس کے طہر ہی کے دن شمار ہوں گے)۔ اس مسئلہ کی دلیل وہ حدیث ہے جو صحیح بخاری میں آئی ہے۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ فاطمہ بنت حبیش رضی اللہ عنہا نبی علیہ السلام کی خدمت میں آئیں اور بتایا کہ میں ایک ایسی عورت ہوں جو پاک نہیں رہتی ہوں، تو کیا میں نماز چھوڑ دیا کروں؟ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''نہیں، یہ تو ایک رگ کا خون ہے اور حیض نہیں ہے۔ جب تیرا حیض آیا کرے تو نماز چھوڑ دیا کر، اور جب ختم ہوا کرے تو تو اپنے سے خون دھوا اور پھر ہر نماز کےلیے وضو کرلیا کر، حتیٰ کہ تیرا حیض کا وقت آجائے۔'' (صحیح بخاری، کتاب الوضوء، باب غسل الدم، حدیث: 228۔ صحیح بخاری، کتاب الحیض، باب الاستحاضة، حدیث: 306۔ صحیح مسلم، کتاب الحیض، باب المستحاضة وغسلھا وصلاتھا، حدیث: 333)

اور یہ بھی ثابت ہے کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کو سات سال تک استحاضہ آتا رہا، انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بارے میں دریافت کیا تو آپ نے انہیں حکم دیا کہ غسل کریں اور فرمایا کہ ''یہ ایک رگ ہے''۔ چنانچہ وہ ہر نماز کےلیے غسل کیا کرتی تھیں۔ (صحیح مسلم، کتاب الحیض، باب المستحاضة وغسلھا و صلاتھا، حدیث: 334۔ سنن الترمذی، ابواب الطھارۃ، باب المستحاضة انھا تغتسل عند کل صلاۃ، حدیث: 129۔ سنن النسائی، کتاب الطھارۃ، باب ذکر الاغتسال من الحیض، حدیث 206)

ان دونوں حدیثوں سے استدلال اس طرح ہے کہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کی حدیث مطلق اور فاطمہ رضی اللہ عنہا کی حدیث مقید ہے، تو مطلق کو مقید پر محمول کیا جائے گا۔ چنانچہ ایسی عورت حیض کے اختتام پر ایک بار غسل کرے اور پھر ہر نماز کےلیے وضو کرتی رہے، اور اس کا ہر نماز کےلیے غسل اپنی اصل پر ہے یعنی ''عدم وجوب۔'' اگر ہر نماز کےلیے غسل واجب ہوتا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم بیان فرما دیتے، اور یہ بیان کا موقع تھا۔ اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کےلیے یہ ناممکن ہے کہ بوقت حاجت ضروری بات سے خاموش رہیں اور اس قاعدے پر علماء کا اجماع ہے۔

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ شرح صحیح مسلم میں ان احادیث کے بعد فرماتے ہیں :

''خیال رہے کہ مستحاضہ پر نمازوں کے لیے یا کوئی اور غسل واجب نہیں ہے سوائے اس وقت کے جب اس کا حیض پورا ہو جاتا ہے ۔ سلف و خلف کے جمہور علماء کا یہی قول ہے ۔ اور حضرت علی، ابن مسعود، ابن عباس اور عائشہ رضی اللہ عنہم اور ان کے علاوہ جناب عروہ بن زبیر، ابوسلمہ بن عبدالرحمن، امام مالک، امام ابوحنیفہ اور امام احمد رحمۃ اللہ علیہم کا بھی یہی قول ہے ۔'' انتہی

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

احکام و مسائل، خواتین کا انسائیکلوپیڈیا

صفحہ نمبر 213

محدث فتویٰ